السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چہ می [1] فرمایند علمائے دین ومفتیان شرع دین درباره شخصے محمد حسین نامی ازاولاد حضرت بابر فریدالدین چشتی پاک پٹنی رحمۃ اللہ علیہ کہ خلاف عقائد اہل اسلام قائل تناسخ شده است والزام دروغ گوئی خویش بنام گرامی بابا فرید الدین گنج شکر صاحب منسوب ساختہ دررسالۃ'' سیف فریدی'' مطبوعہ دبیر ہندواقع شہر امرتسر پنجاب بالائے صفحہ شصنت ویک این ابیات کہ دال بر دعوی باطلہ تناسخ دے اندبرائے معانیہ ومشاہدہ علماء وفضلاء نقل ابیات دے رقم مے شود تاکہ عقاید باطلہ دے معلوم گردد۔ نقل ابیات ازسیف فریدی۔

کروں پہلے تعریف ہائے رسول

لکھوں حال پیر اپنے کا ہو قبول

یہ تھا حکم بابا فرید زماں

سہ کرر لکھا دیکھا میں نے عیاں

کہ ہوتین باری جہاں میں ظہور

میرا چار سو بسکہ نزدیک ودور

زمانہ یہ اوّل تو موجود ہے

کہ ظاہر میرا نام مسعود ہے

زمانہ دگر میں ہوں ثانی فرید

!باسم براہیم ہوں میں پدید

زمانہ ثلث میں جب پھر آؤں گا

محمد حسین نام دھرواؤں گا

اسی میں کسی وقت میں ہوں گا پدید

سمجھنا مجھے گویا ثالث فرید

کہ آخر زمانہ کا ہے یہ ظہور

ہے اسرار ثالث فریدی کا نور

!زمانہ وہ ثالث کا اب آگیا

یہ ارشاد باب کا پورا ہوا

پس بینوا توجروا، ازجواب این مسئلہ تناسخ کہ بابا فرید صاحب بحسب تحریر محمد حسین پاک پٹنی بعد ازوفات دومرتبہ اندرین جہان فانی بذریعہ والدین دیگر تولید یافتہ اند، مرتبہ اوّل پیدا شدند بنام شیخ ابراہیم کہ سجادہ نشین پاک پٹن بود موسوم گردیدند ومرتبہ دوم بعد شش صد سال درخانہ تاج محمود چشتی پاک پٹنی ظہور تولید یافتند ومحمد حسین نام نہاوندو این محمد حسین مانند مرزا غلام احمد قادیانی۔ کتاب اسرار عمرت فریدی خویش بکذب نویسی از قادیانی سبقت بردہ است این سائل رامسرور وممتاز فرمایند وجوابش بروایات کتب معتبرہ تحریر نمانید، بندہ سائل سید حسین شاہ بخاری النقوی ساکن موضع پانہ مہار، ڈاک خانہ بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع منگمری معروضہ 29 ماہ ربیع الثانی 1320ھ واقف حقائق معقول ومنقول کاشف وقائق فروع واصول مظہر حسنات مصدر برکات برہان المتکلمین شمس العلماء قمر الفقہاء زبدۃ الاوائل والاواخر عالی جناب معلی القاب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہم العالی بالجاہ والمعالی وابقاکم اللہ تعالیٰ علی مفارق المسلمین الی یوم الدین این خاکسار راجی الی رحمۃ اللہ سید حسن علی شاہ بخاری النقوی بخدمت اقدس آنجناب پس از تبلیغ سلام ہدیہ سنت جناب حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام داشتیاق زیارت التماس پذیر میشود کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ودیگر علماء فقط بر نفس مسئلہ مذکورہ اکتفا فرمودہ جواب تناسخ تحریر نمودہ اند وعبارت فاضل گنگوہی این است۔

الجواب، تعدد تولد کہ مبنی بر تناسخ است نزد اہلسنت والجماعت باطل است ونسبت آن بحضرت شیخ (یعنی بابا فرید گنج پاک پٹنی علیہ الرحمۃ) محض افترا است ومدعی این نسبت واین مذہب محض جاہل است تصدیق وعواش ناروا است وا''

قوالش محض خطاء ازانجاکہ مسئلہ تناسخ درجملہ کتب کلام مرہن است وکذب این بیان باشارات آیات واحادیث مبین و بندہ بوجہ معذوری چشماں از نقل روایات مجبورلہذا بر نفس مسئلہ اکتفا کردہ شد، واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ رشید احمد گنگوہی

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین ومقتیان شرع متین ایک شخص محمد حسین نامی کے متعلق جوکہ حضرت بابر فریدالدین چشتی پاک پٹنی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہے۔ وہ اہل اسلام کے عقیدہ کے برخلاف تناسخ کا قائل ہے اوراپنی [1] دروغ بیانی کواس نے بابا فریدالدین گنج شکر کی طرف منسوب کرر کھا ہے، اس نےاپنے رسالہ سیف فریدی مطبوعہ مطبع دبیر ہند واقع شہر امرتسر میں صفحہ 61 پر یہ اشعار بابا فریدالدین کے نام پر شائع کیے ہیں جوکہ اس کے دعوائے باطلۃ تناسخ پردلالت کرتے ہیں۔ علماء وفضلاء کے معائنہ ومشاہدہ کےلیے ان اشعار کونقل کیا جاتا ہے تاکہ ان کے باطل عقیدے معلوم ہوسکیں۔ پس اس مسئلہ کا تناسخ کا جواب دیا جائے، خدا آپ کو جزائے خیر دے کہ بابا فرید صاحب محمد حسین پاک پٹنی کی تحریر کے مطابق وفات کے بعد دو مرتبہ اس جہان فانی میں بذریعہ دوسرے والدین کے پیدا ہوچکے ہیں، پہلی مرتبہ جب وہ پیدا ہوئے توشیخ ابراہیم سجادہ نشین پاک پٹن کے نام سے موسوم ہوئے اور دوسری مرتبہ چھ سوسال کے بعد تاج محمود چشتی پاک پٹنی کے گھر پیدا ہوئے اور اب ان کا نام محمد حسین رکھا گیا ہے اوراس محمد حسین نے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنی کتاب ''اسرار عترت فریدی'' میں اس قدر جھوٹ بولے ہیں کہ غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے۔ اب آپ اس سائل کو مسرور وممتاز فرمائیں اور روایت کتب معتبرہ سے اس کا جواب تحریر کریں۔ بندہ سائل سید حسین شاہ بخاری نقوی ساکن موضع پانہ مہار ڈاکخانہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری، معروضہ 29 ماہ ربیع الثانی 1320ھ معقولات ومنقولات کے حقائق سے واقف اصول وفروع کی باریکیوں کو کھولنے والے نیکیوں کے منبع برکات کے مصدر متکلمین کے راہنما علماء کے سورج، فقہاء کے چاند اوّلین وآخرین کے خلاصہ عالی جناب بلند القاب سید محمد نذیر حسین صاحب خدا تعالیٰ ان کی بلند اقبال زندگی کو مسلمانوں کےلیے قیامت تک باقی رکھے، ان کے جاہ ومرتبہ کے سایہ کو ان کے سروں پر قائم رکھے، یہ خاکسار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار سید حسن علی شاہ بخاری نقوی آنجناب کی خدمت میں ہدیہ سنت خیرالانام علیہ التحیۃ والسلام یعنی سلام اور اشتیاق زیارت کے بعد ملتمس ہے کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور دیگر علماء نے فقط نفس مسئلہ پر اکتفا کرکے تناسخ کا جواب ارسال فرمایا ہے، فاضل گنگوہی کی عبارت یہ ہے۔ ''الجواب، کئی بار دنیا میں پیدا ہونا جس پر کہ تناسخ کی بنیاد ہے، اہل سنت والجماعت کے نزدیک باطل ہے اور حضرت شیخ یعنیبابا فرید گنج پاک پٹنی علیہ الرحمۃ کی طرف اس کو منسوب کرنا سراسر بہتان ہے اوراس نسبت اوراس مذہب کا مدعی محض جاہل ہے، اس کے دعویٰ کی تصدیق کرنا ناجائز ہے، اس کے اقوال بالکل غلط ہیں کیونکہ تناسخ کے مسئلہ کو علم کلام کی تمام کتابوں میں بیان کیا گیا ہے اوراس بیان کا جھوٹ ہونا آیات واحادیث سے صاف ظاہر ہے اور بندہ آنکھوں کی مجبوری کی وجہ سے روایات نقل کرنے سے معذور ہے، لہٰذا نفس مسئلہ پر اکتفا کیا گیا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہوالملہم للصواب، المنکرین قیامت وبعث وحشر دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا عقیدہ وقول یہ ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا نہیں ہے، نہ قالب اوّل میں اور نہ قالب آخر میں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان کے اس عقیدہ و قول کو بیان فرماتا ہے کہ ان ھی الاموتتنا الاولی دما نحن بمنشرین یعنی بس ہماری پہلی موت ہے، جو ہم مرے بس پھر ہم زندہ ہوکر اٹھنے والے نہیں ہیں، اور دوسرے مقام میں فرماتا ہے ان ھی الاحیاتنا الدنیا وما نحن بمبعوثین یعنی ہماری بس دنیا ہی کی زندگی ہے، پھر ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔

اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو تناسخ کے قائل ہیں جن کا عقیدہ ومقولہ ہے کہ ہم اسی دنیا میں زندہ ہوتے ہیں، پھر مرتے ہیں، پھر زندہ ہوتے ہیں، پھر مرتے ہیں، کبھی قالب اوّل میں مرکر زندہ ہوتے ہیں اور کبھی قالب آخر میں، اس دنیا کی زندگی کے سوائے اور کوئی زندگی ہماری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ جاثیہ میں ان کے عقیدہ ومقولہ کو بیان فرماتا ہے ان [1] ھی الاحیوتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الاالدھر اور سورہ مؤمنون میں فرماتا ہے ان [2] ھی الاحیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین چونکہ یہ دونوں قسم کے منکرین قیامت انکار حیات اخروی میں ہم عقیدہ ومتفق اللسان ہیں، اس لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان دونوں قسم کے لوگوں کا ایک طریقہ پر جواب دیا ہے، سورہ جاثیہ میں فرماتا ہے: قل اللہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم یوم القیمۃ لاریب فیہ ولکن اکثر الناس لایعلمون، یعنی کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارے گا، پھر تم کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، جس میں کچھ شک نہیں ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے ہیں۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی کے بعد مرنا ہے، پھر مرنے کے بعد قیامت کے دن سب کو زندہ ہوکر جمع ہونا ہے، پس اس سے قیامت کا بھی ثبوت ہوا اوراس بات کا بھی ثبوت ہوا کہ مرنے کے بعد پھر اس دنیا میں زندہ ہونا نہیں ہے بلکہ قیامت ہی کے دن اٹھنا ہے بنا علیہ اس آیت نے دونوں قسم کے منکرین کی صاف تردید کردی ہے، سورہ طٰہٰ میں فرماتا ہے منہا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری یعنی ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اوراسی میں تم کو پھر لوٹائیں گے اوراسی سے پھر دوسری بار تم کو نکالیں گے، اس آیت نے بھی دونوں قسم کے عقیدہ ومقولہ کو صاف باطل کردیا اور تناسخ کو بھی صاف اُڑادیا، سورہ بقرہ میں فرماتا ہے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون یعنی کیونکر تم اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہو، حالانکہ تم مردے تھے، سواس نے تم کو زندہ کیا، پھر تم کو مارے گا، پھر جلادے گا، پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے، سورہ یٰسین میں فرماتا ہے۔ وضرب [3] لنا مثلاونسی خلقہ قال من یحیی العظام وھی رمیم یحیھا الذی انشاء ھا اوّل مرۃ وھو بکل خلق علیم قرآن مجید میں اس مضمون کی بہت سی آیتیں ہیں، جن سے تناسخ کا بطلان آفتاب کی طرح روشن ہے۔

تناسخ کا بطلان ان احادیث سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے جن سے صدقات وخیرات وحج وصیام وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچنا ثابت ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا ہے بقلب قوالب لوگ زندہ ہی رہا کرتے توان پر نہ میت کا اطلاق ہوتا اور نہ ان کو ثواب پہنچتا۔ ونیز ان احادیث سے بھی تناسخ کا بطلان صاف ظاہر ہوتا ہے جن سے عذاب قبر ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر لوگ قالب بدل بدل کر دنیا ہی میں زندہ رہا کرتے تو عذاب قبر کس پر ہوتا، ونیز قیامت کے دن صور کی آواز سے تمام لوگ اپنے مرقد سے یعنی قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ قال [4] اللہ تعالیٰ ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون قالوایٰویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعدالرحمٰن وصدق المرسلون۔ وقال [5] تعالیٰ یوم یخرجون من الاجداث سراعا کانھم الی نصب یوفضونپس قائلین تناسخ کے عقیدہ کے مطابق تمام لوگ دنیا ہی میں بقلب قوالب زندہ رہا کرتے تو قیامت کے دن قبروں سے اٹھے گا کون؟ تناسخ کے بطلان پر یہ چند دلیلیں قرآن وحدیث سے مختصراً نقل کی گئی ہیں، علاوہ ان کے قرآن وحدیث میں بہت سی دلیلیں موجود ہیں ولکن فی ھذا القدر عبرۃ لاولی الالباب ہاں میں نے بمقابلہ قرآن وحدیث کے دلائل عقلیہ سے اعراض کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ عبدالوہاب عفی عنہ سید محمد نذیر حسین

هوالموافق:

تناسخ کا بطلان قرآن مجید کی اس آیت سے نہایت صریح اور صاف طور پر ثابت ہے، سورہ مومنون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انہا کلمۃ ھو قائلہا ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون یعنی یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے تو کہتا ہے، اے میرے مجھے دنیا میں پھر لوٹا دو اور پھیر دو، شاید کہ میں اچھا عمل کروں، اس چیز میں جو چھوڑ آیا ہوں ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے کہ اس کا وہ کہنے والا ہے اور ان کے آگے ایک پردہ ہے (جو ان کو پھر دنیا میں لوٹ آنے سے مانع ہے) اس دن تک جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے یعنی قیامت تک، مولانا شاہ عبدالقادر صاحب اس آیت کے فائدے میں لکھتے ہیں، معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ آدمی مر کر پھر آتا ہے سب غلط ہے، قیامت کو اٹھیں گے، اس سے پہلے ہرگز نہیں انتہی۔ کتبہ محمد عبدالرحمن عفا اللہ عنہ۔

ہماری یہ صرف دنیا ہی کی زندگی ہے، ہم مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے۔ [1]

ہماری یہ صرف دنیا ہی کی زندگی ہے، ہم مرتے بھی رہتے ہیں اور زندہ بھی ہوتے رہتے ہیں اور قیامت کو اٹھائے نہیں جائیں گے۔ [2]

اس کافر نے) ہمارے لیے مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا کہ ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا، آپ کہہ دیں کہ ان کو وہ اللہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور وہ پیدائش کے تمام) [3] طریقے جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نرسنگا پھونکا جائے گا تو وہ تمام اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف سرکنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے افسوس ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھایا، یہ وہ دن ہے جس کا رحمن نے وعدہ [4] کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ فرمایا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا کہ وہ اپنے بتوں کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔ [5]

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02